رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی — قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۴ صفر ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۶ مئی ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۵۶

احمدی نوجوان صنعتی اور پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کریں

اسی پرچہ میں دوسری جگہ جو سرکاری اعلان درج کیا گیا ہے۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ مسلمان خصوصاً احمدی نوجوان اس کی طرف پوری توجہ کریں۔ اور اس سے فائدہ اٹھانے میں سعی اور کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ یہ نہایت ہی افسوسناک بات ہے کہ مسلمانان پنجاب صنعتی اور پیشہ ورانہ تعلیم میں بے حد پسماندہ ہونے اور ذرائع معاش سے محروم ہونے کے باوجود قابل مذمت غفلت اور لاپرواہی سے کام لے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی کوئی کم افسوس کے قابل بات نہیں۔ کہ جہاں دوسری اقوام کے خیر خواہ لوگ اپنی قوم کے قابل اور ہوشیار مگر نادار نوجوانوں کو مالی امداد دے کر صنعتی تعلیم میں ترقی کرنے کے مواقع بہم پہنچا رہے ہیں۔ وہاں مسلمانوں میں ایسے لوگ نظر نہیں آتے۔ چنانچہ سرکاری اعلان میں ایک ایسے سکھ اور ایک ہندو کا تو ذکر ہے۔ جنہوں نے اپنی اقوام کے نادار مگر قابل نوجوانوں کے ترقی کرنے۔ اور نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنی قوم کے لئے بھی مفید ثابت ہونے کے لئے وظائف مقرر کر رکھے ہیں لیکن کسی مسلمان کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ حالانکہ ناداری اور غربت کا زیادہ شکار رہنے کی وجہ سے مسلمان نوجوان اس بات کے زیادہ مستحق ہیں۔ کہ دولت و ثروت رکھنے والے مسلمان مناسب رنگ میں ان کی مالی امداد کریں۔ تاکہ صنعتی تعلیم حاصل کرنے کا مسلمانوں میں شوق پیدا ہو۔ اور وہ نوجوان جو باوجود ترقی کرنے کی قابلیت رکھنے کے محض اس لئے قوم اور ملک کے لئے مفید بننے کی بجائے بار ثابت ہوتے ہیں۔ کہ کوئی ان کی دستگیری نہیں کرتا وہ مفید وجود بن سکیں۔

اس گئی گزری حالت میں بھی مسلمانوں میں ایسے لوگ ہیں۔ جو کافی آمدنیاں رکھتے ہیں۔ اور ہزاروں روپے عیش و عشرت میں ضائع کر دیتے ہیں۔ اگر ان میں قومی ترقی اور قومی وقار کا کچھ بھی احساس ہو۔ تو قابل مسلمان نوجوانوں کو وظائف دے کر پیشہ ورانہ تعلیم دلانا تو الگ رہا۔ وہ صنعتی سکول اور کالج قائم کرنے اور کارخانے جاری کرنے سے بھی دریغ نہ کریں۔ لیکن افسوس کہ جمود اور بے حسی مسلمانوں پر ایسی بری طرح مسلط ہو چکی ہے کہ وہ ہوش میں آتے ہی نہیں۔

ان حالات میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تمام مسلمانوں کو اور خاص کر اپنی جماعت کو صنعت و حرفت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے جو کوشش شروع فرمائی ہے اس کی قدر و اہمیت کا بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ حضور نے حال کی مجلس مشاورت میں مختلف مواقع پر مختلف رنگوں میں اس کا ذکر فرمایا۔ اور قادیان میں حضور نے جو صنعتی ادارے قائم کئے ہیں۔ ان کے متعلق فرمایا۔ ان کاموں کے جاری کرنے میں یہ بات مدنظر ہے۔ کہ ہم آہستہ آہستہ اس مقام پر پہنچ جائیں۔ کہ اپنی ساری ضرورتیں خود پوری کر سکیں۔ حتیٰ کہ دوسری اقوام کی ضرورتیں پوری کرنے میں بھی حصہ لے سکیں۔

اس مقصد کے حصول کے لئے ایک طرف ان اصحاب کے تعاون کی ضرورت ہے۔ جو صنعت و حرفت کے کارخانوں کو ترقی دینے کے لئے ان کے حصے خریدیں۔ اور دوسرے ان ہوشیار اور محنتی لڑکوں کی جو پیشہ ورانہ کام کرنے کا شوق رکھتے ہوں۔ ان دونوں امور کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نمائندگان مجلس مشاورت کو توجہ دلا چکے ہیں۔ اور امید ہے۔ کہ ان کو خاص طور پر پیش نظر رکھا جائے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ سرکاری طور پر صنعت و حرفت کا جو انتظام ہو۔ اس سے بھی پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ اس کے لئے ہم اپنی جماعت کو اس اعلان کی طرف توجہ دلاتے ہیں جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج کیا جا رہا ہے اور پرزور تحریک کرتے ہیں کہ جو احمدی بچے جس کلاس میں بھی داخل ہو سکیں۔ ضرور داخل ہوں اور پھر جو فن بھی سیکھنا شروع کریں۔ اس میں محنت و شفقت اور سرگرمی کے ساتھ کمال حاصل کر دکھائیں۔

مسٹر جناح اور احرار

لاہور کا ایک تار جو اخبارات میں شائع ہوا ہے مظہر ہے۔ کہ اگرچہ شدید رواداری سے کام لیا جا رہا ہے۔ تاہم معلوم ہوا ہے۔ کہ اتحاد پارٹی میں جو ترقی پسند مسلم عنصر شامل ہے۔ اس سے تصفیہ کی تمام مساعی ناکام رہی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر جناح توقع لگائے بیٹھے ہیں کہ وہ مسلم لیگ کی زیر سرکردگی اتحاد پارٹی کے مقابلہ پر ایک زبردست پارٹی قائم کر لیں گے۔ اس کا امکان ہے۔ کہ احرار اس مقصد میں مسٹر جناح کے ساتھ مل جائیں گے۔

احرار نے اپنے طرزِ عمل سے اس وقت تک مسٹر جناح کو قطعی طور پر مطلع نہیں کیا۔ تاہم کہا جاتا ہے کہ مسٹر جناح ان کی امداد کی توقع رکھتے ہیں۔ اگرچہ صدر احرار حال ہی میں اعلان کر چکے ہیں۔ کہ وہ کامل آزادی سے کم درجہ کی کوئی چیز منظور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں مسلم لیگ نے اس قسم کی غیر معقول بات کبھی نہیں کہی۔ لیکن باوجود اس کے اگر مسٹر جناح اور احرار متحد ہو جائیں۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ مسٹر جناح کے ہاتھ میں مسلم لیگ کی حقیقت موم کی ناک سے زیادہ نہیں۔ وہ جدھر چاہیں۔ اسے موڑ سکتے ہیں۔ حکومت سے آزادی حاصل کرنے کے دعویداروں کا جمہور مسلمانوں کی ایک نمائندہ لیگ کے ساتھ یہ استبدادی سلوک نہایت ہی حیرت انگیز اور افسوسناک ہوگا۔ اور لیگ کے رہے سہے وقار کو بھی خاک میں ملا دیگا۔ کاش مسٹر جناح پنجاب کی مقامی سیاسیات میں مداخلت کرنے سے پرہیز کرتے۔ تا کہ پراگندہ مسلمانوں کا منتشر شیرازہ اور زیادہ نہ بکھرنے پاتا۔

خانۂ خدا میں نماز پڑھتے ہوئے احمدیوں پر احرار کا حملہ

اخبار "احسان" مورخہ ۴ر مئی میں مسجد احمدیہ کوچہ چابکسواراں کے متعلق جو نوٹ بعنوان "مسلح مرزائیوں کا حملہ" شائع ہوا ہے۔ وہ سراسر خلاف واقعہ اور جھوٹ ہے۔ اصل واقعہ مختصراً حسب ذیل ہے:۔

مورخہ ۲ر مئی بوقت نماز شام جبکہ ہم نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو احرار نے جن کا سرغنہ نورالٰہی اور ملا حیات محمد ہے۔ سب سے اوباش احرار کو ساتھ لے کر ہماری صفوں کو درہم برہم کرتے ہوئے حملہ کر دیا۔ کئی احمدیوں کے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ ملا حیات محمد جس کے ہاتھ میں ڈانگ تھی۔ اس نے اچانک ہمارے ایک نوجوان احمدی بھائی کا سر پھوڑ ڈالا۔ اور خون جاری ہو گیا جس کی باقاعدہ رپورٹ سٹی کوتوالی میں کر دی گئی۔ ملا حیات محمد نے پولیس کے سامنے اپنے جرم کا اقبال کر لیا۔ دوسری غلط بیانی جو اخبار احسان نے کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس نے اخبار میں بعض ایسے احمدیوں کے نام دیئے ہیں۔ جو کہ موقعہ پر موجود نہیں تھے اور جس احمدی کا سر پھوڑا گیا ہے۔ اس کا نام نہیں دیا۔

احمدی عورتوں کی خشت باری کے متعلق "احسان" نے سراسر جھوٹ اور افترا سے کام لیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ غیر احمدی عورتوں نے اپنے مکانوں سے تبرا بازی شروع کر دی۔ اور تمام ان احراری لونڈوں نے جو کہ احراری ملا حیات محمد کے مشتعل کردہ تھے۔ احمدیوں کے مکانوں کے نیچے کھڑے ہو کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت گندی گالیاں دیں۔ اور نعوذ باللہ حضرت صاحب کا سوانگ بنا کر سارے محلہ کا چکر لگایا۔ احرار کی شرارت کا احساس محلہ کے بعض شریف غیر احمدیوں نے بھی کیا۔ اور اسی مجمع میں کھڑے ہو کر اس کا اظہار کیا۔

مسجد کا مقدمہ عدالت سشن میں دائر ہے بحث ختم ہو چکی ہے۔ صرف فیصلہ باقی ہے ہم محلہ کے احمدی جن کی تعداد بیس کے قریب ہے۔ اس مسجد میں ۲۵ سال سے بہ امامت سید دلاور شاہ صاحب بخاری نماز باجماعت ادا کر رہے ہیں۔ مسجد کا انتظام ہمارے ہاتھ میں ہے۔ یعنی بجلی اور مسجد کی دوسری ضروریات کا۔ اس وقت سخت اشتعال دلایا جا رہا ہے۔ اور ہماری جانیں خطرے میں ہیں۔

اس فتنہ سے احرار کی یہ غرض ہے کہ احمدیوں کو دھمکیوں اور تشدد سے مجبور کر کے مسجد سے نکال دیا جائے۔ حالانکہ عدالت ماتحت نے ہمارے حق کو تسلیم کیا ہے۔ اور غیر احمدیوں کو صرف نماز پڑھنے کی اجازت ملی ہے۔ اس کے خلاف ہم نے اپیل کی ہے

خاکساران۔ مرزا قدرت اللہ کوچہ چابک سواراں لاہور۔ مرزا احمد سعید کوچہ چابک سواراں لاہور۔ مرزا عطاء اللہ

مبلغین کے لئے ایک ضروری اطلاع

دفتر تحریک جدید سے آمدہ اطلاع $\frac{۸۵۱۸}{۲۳-۴-۳۶}$ کے مطابق تمام مبلغین کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ پنجاب کے اندر تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ کرنے کے لئے وقف کرنے والے احباب براہ راست تحریک جدید کو اطلاع دیں۔ اور دفتر تحریک جدید ان کے لئے پنجاب کے اندر خود علاقہ مقرر کرے گا۔ لیکن پنجاب کے باہر ایسے وقف کرنے والوں کے لئے مبلغین سلسلہ با نظارت دعوت وتبلیغ ان کے ساتھ مشورہ کر کے براہ راست ان کے لئے علاقہ مقرر کرے گی۔ جس کی اطلاع نظارت دعوۃ وتبلیغ تحریک جدید کو از خود کر دے گی۔ لہٰذا کارکنان تبلیغ اور مبلغین حضور کے ارشاد کے مطابق عملدر آمد کریں۔ اس بارہ میں مبلغین کو علیحدہ بھی سرکلر بھجوایا جا رہا ہے۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

قوم مسلم سے خطاب

تیرا سوالِ پستی اے قوم حل نہ ہوگا
تبدیل اپنی حالت جب تک کہ تو نہ کر لے
صدق ووفا کی رہ پر ہوگا نہ تو جو رہرو
بن جائے گا تو مومن پابندِ شرعِ قرآن
خیر العمل پہ عامل مسلم نہ ہوگا جبتک
تو کامیاب ہوگا ہر ایک مدعا میں
اسلام ہی وہ دیں ہے جسکا نہیں ہے ثانی
بے شک عسل ہے میٹھا لیکن قسم خدا کی
جو خاتم الرسل سے منکر ہوا ہو مرتد
جو بھی کہے کہ عیسےٰؑ زندہ ہے آسماں پر
یہ مردہ قوم زندہ بارِ دگر نہ ہوگی

جب تک کلام حق پر تیرا عمل نہ ہوگا
تیرا کبھی بھی یاور وہ عزوجل نہ ہوگا
تو دور تیرے دل سے کذب ودغل نہ ہوگا
تیرا مطالعہ گر بابِ الجبل نہ ہوگا
موسوم وہ کبھی بھی خیر الملل نہ ہوگا
نیت میں تیرے جبتک کوئی خلل نہ ہوگا
باور نہ ہو تو ڈھونڈو۔ اس کا بدل نہ ہوگا
قرآن کلام حق سا میٹھا عسل نہ ہوگا
درگاہِ حق میں اس سے بڑھکر اصل نہ ہوگا
بیہودگی میں اس سے بڑھکر زٹل نہ ہوگا
جب تک کہ اس کا رہبر صاحب حلل نہ ہوگا

ہوں گے ہزاروں عالم روئے زمیں پہ یوسف
محمودؑ کا سا ان میں فاضل اجل نہ ہوگا

قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور

مبلغین مغربی افریقہ

مولوی نذیر احمد صاحب افریقی اور مولوی نذیر احمد صاحب فاضل مبشر کی طرف سے الجیریا سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ہر دو اصحاب بخیریت مارسیلز سے روانہ ہو کر الجیریا سے گذرتے ہوئے مغربی افریقہ کو جا رہے ہیں۔ امید ہے اس وقت تک منزل مقصود پر پہونچ چکے ہوں گے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

اخبار احمدیہ

درخواست دعا خاکسار کی اہلیہ کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ (خاکسار عطا محمد ڈنگہ)

دعائے مغفرت نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھتا ہوں۔ کہ میرا لڑکا ظفر اسلام ۲۷ر اپریل کو فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ (محمد الدین شہر سیالکوٹ) (۲) سردار بشیر احمد صاحب اوورسیر کی اکلوتی بیٹی چند روز بیمار رہ کر ۲۵ر اپریل کو فوت ہو گئی۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔ بشارت احمد قادیان (۳) میرے والد جناب ڈاکٹر فیض قادر خان صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد سعید خاں از فیض اللہ چک

اعلان نکاح مورخہ $\frac{۲۵}{۴-۳۶}$ کو شیخ محمد نسیم صاحب انصاری بی۔ اے خلف شیخ محمد حسین صاحب نائب ضلعدار انہار کا نکاح محترمہ بتول بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد فاضل صاحب سکنہ چک نمبر ۳۱ مہدی پور ضلع لائلپور کے ساتھ مبلغ سات صد روپیہ حق مہر پر قاضی محمد نذیر صاحب امیر جماعت احمدیہ لائلپور نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار فیض قادر

ہانگ کانگ میں صداقت اسلام کا اظہار

ایک احمدی مجاہد کا دلچسپ لیکچر

مشرقی چین کے مشہور جرائد The Canton Truth ۳۱ مارچ The Canton Daily Sun ۲۸ مارچ اور South China Morning Post ہانگ کانگ ۲۸ - مارچ نے صوفی عبد الغفور صاحب بی - اے احمدی مجاہد کے ایک لیکچر کا خلاصہ شائع کیا ہے۔ جو انہوں نے ۲۶ مارچ ۱۹۳۶ء کو تھیوسافیکل سوسائٹی ہانگ کانگ کے ایک اجلاس میں اسلام کا دوبارہ احیاء کے موضوع پر دیا۔ اخبار ساؤتھ چائنا مارننگ پوسٹ نے ملخص درج کرتے ہوئے نہایت دلچسپ لیکچر قرار دیا ہے۔ ان اخبارات کے پیش کردہ مضمون کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

آپ نے بیان کیا:۔

"ایک وقت ایسا آنے والا ہے۔ کہ یہ تمام زمینی بادشاہتیں اسی طرح آسمانی بادشاہت کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جائیں گی جس طرح گزشتہ زمانہ میں ہوتی رہی ہیں۔ اور ایک وہ زمانہ بھی آئے گا۔ کہ برطانوی ایمپائر بھی اسلام کی اسی طرح خادم ہوگی۔ جس طرح رومن ایمپائر عیسائیت کے زمانہ اولیٰ میں اس کی خدمت میں مصروف تھی"

تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے کہا:۔

اسلام اس جادۂ صدق وصفا کا دوسرا نام ہے۔ جس کی فطرت انسانی متقاضی ہے انسان کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کو شناخت کرے۔ لیکن جس طرح زمین کے اندر کا پانی آسمانی بارش کی امداد کے بغیر بالکل ناکافی ہوتا ہے۔ اسی طرح انسانی فطرت یا روح سلیم اس وقت تک اپنے خالق ومالک کو پہچاننے سے قاصر رہتی ہے۔ جب تک کہ وحی الٰہی کا پانی اس کی مدد کے لئے آسمان سے نازل نہ ہو۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کا کلام ہی نوع انسان کی رہنمائی کے لئے ہر زمانہ اور ہر ملک میں مختلف صورتوں میں حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت داؤدؑ۔ حضرت یوحناؑ۔ حضرت مسیحؑ۔ حضرت کرشنؑ۔ حضرت زرتشتؑ۔ حضرت کنفیوشسؑ حضرت بدھؑ۔ حضرت رام چندرؑ وامثالہم کے ذریعہ نازل ہوتا رہا ہے۔ مذہب اسلام انسان کو خدا تعالےٰ کے آستانہ پر جھکانے کے لئے نوع انسان کا ازلی ابدی مذہب ہے۔ اور تمام انبیاء اسی کی اشاعت کرتے رہے ہیں جب حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے قریباً پانچ سو سال بعد اور حضرت بدھ کی وفات کے قریباً پندرہ سو سال بعد حق وصداقت نابود ہو گئی۔ تو پھر آسمانی نور انسان کی ہدایت کے لئے چمکا۔ سرور دو عالم۔ سید کونین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مبعوث ہوئے اور آپ کے ذریعہ اس کا دوبارہ قیام عمل میں لایا گیا۔ آپ نے اس میں تازہ روح پھونکی۔ اور از سر نو زندہ کرکے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔

فاضل مقرر نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے پیروؤں کو آنے والے زمانۂ انحطاط سے متنبہ کر دیا تھا۔ اور پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ اس وقت مسیح مبعوث ہو کر دنیا کی اصلاح کریگا اسی قسم کی پیشگوئیاں حضرت کرشن۔ حضرت مسیح ناصری۔ زرتشت اور بدھ نے بھی کیں۔ چنانچہ اس موعودہ نبوت اور مسیحیت کا دعوےٰ ۱۸۸۹ء میں حضرت احمد قادیانی نے کیا جو ناصرہ کی بستی کی طرح ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں کے رہنے والے تھے۔ آپ مہدی موعود کی حیثیت میں مبعوث ہوئے۔ جس کا مسلمان انتظار کر رہے تھے۔ آپ مسیح موعود کی حیثیت میں آئے جس کے عیسائی منتظر تھے۔ اسی طرح ہر اس موعود نبی کے رنگ میں رنگین ہو کر آئے جس کی مختلف مذاہب کے لوگوں کو انتظار تھا۔

معزز مقرر نے بیان کیا۔ کہ کوئی خونی مہدی جس کے بعض دقیانوسی مسلمان منتظر ہیں۔ نہیں آئے گا۔ جو اسلام کو تلوار کے زور سے پھیلائے اور نہ مسیح آسمان سے اُترے گا۔ صداقت اپنی تمام رعنائی کھو دیتی ہے۔ اگر اسے پھیلانے میں جبر سے کام لیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام لوگوں نے مخالفت کی لیکن باوجود شدید اور منظم مخالفتوں کے جماعت احمدیہ ترقی کر رہی ہے اور وہ دن بہت دُور نہیں۔ جبکہ بنی نوع انسان کا بیشتر حصہ احمدیت سے وابستہ ہو کر اس کی بیش بہا نعمتوں سے متمتع ہوگا۔ چونکہ خدا تعالےٰ کا منشا یہی ہے۔ اس لئے ایسا ہو کر رہیگا خواہ اسے حکومتیں الٹنی پڑیں اور سلطنتیں تہ وبالا کرنی پڑیں۔ اس کا منشا ضرور پورا ہوگا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے کہا ہمارا نصب العین یہ ہے۔ کہ ہم پورے اخلاص اور پوری قوت کے ساتھ خدا تعالےٰ کے سچے دین کی خدمت بجا لائیں۔ اور بلا امتیاز رنگ ونسل اور مذہب وملت بنی نوع انسان کی بہتری اور بہبودی کے لئے ہر ممکن قربانی کریں۔

531

تمام ہنگری کو مسلمان بنانے کا عزم

بوڈاپسٹ (ہنگری) میں ایک احمدی مجاہد

ہنگری کے دار السلطنت بوڈاپسٹ سے شائع ہونے والے ایک مشہور اخبار "ماجر اورساگ" نے جس کی اشاعت تمام اخبارات سے زیادہ ہے۔ اور جس کی خبریں ہنگری میں براڈ کاسٹ کی جاتی ہیں۔ اپنے ۱۵ - مارچ کے پرچہ میں احمدی مجاہد چودھری حاجی احمد صاحب بی - اے - ایل - ایل بی کا فوٹو دے کر ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

ایک نوجوان جو یوروپین لباس میں سبز پگڑی باندھے۔ بھورا رنگ۔ چمکیلی سیاہ آنکھیں۔ چھوٹی چھوٹی داڑھی اور معمولی صحت رکھتا ہے۔ چند دنوں سے بوڈاپسٹ کی سیر کر رہا ہے۔ وہ ہندوستان سے آیا ہے۔ اور مشہور جماعت احمدیہ اسلامیہ کا جو ڈیڑھ کروڑ افراد پر مشتمل ہے۔ نمائندہ ہے اس کا نام حاجی احمد ایاز خان ہے۔ وہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے امتحانات بی - اے و ایل - ایل - بی پاس شدہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی اور بھی چوبیس ہندوستانی بڑے بڑے ممالک میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بھیجے جا چکے ہیں۔ ان نوجوانوں کا منتہائے نظر یہ ہے۔ کہ یورپ کو جو جنگ میں مبتلا ہے۔ اسلام قبول کرائیں۔ اس کے ہنگری میں قیام کا مقصد یہ ہے کہ ہم کو اسلام کی اخلاقی اور روحانی خوبیاں بتا کر قبول اسلام کی ترغیب دے۔ حاجی احمد خان ایاز اپنا یہ مقصد مجنونانہ جوش سے بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ احمدیت قرآن کی ابدی اور عالمگیر تعلیم کو موجودہ زمانہ کے حال کے مطابق پیش کرتی ہے۔ یہ اسلام کو بدلتی نہیں۔ بلکہ اس کے نرالے حسن کو عریاں کرتی ہے۔ یہ قرآن کریم کے علمی معجزہ کا ایک نیا رنگ ہے۔ احمدیت کوئی نیا جھگڑا پیدا نہیں کرتی۔ بلکہ جھگڑوں کو مٹاتی ہے احمدیت سات سمجھوتے کراتی ہوئی دنیا میں امن کا قیام کرتی ہے۔ اور وہ سات سمجھوتے یہ ہیں (۱) خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان (۲) ایک انسان کا دوسرے انسان کے ساتھ (۳) مرد اور عورت کے درمیان۔ (۴) قوموں کے آپس میں تعلقات۔ (۵) مذہب اور عقل کا۔ (۶) سرمایہ داروں اور مزدوروں کا (۷) گورنمنٹ اور رعایا کا۔

یہ مسلمان مبلغ بڑے شد ومد سے یقین رکھتا ہے کہ چونکہ خدا اس بات کا ارادہ کر چکا ہے۔ کہ تمام روئے زمین پر صرف مذہب اسلام پھیلے۔ اس لئے یہ ضرور ہو کر

مجلس احرار کے دعوائے اسلامیت نوازی کی حقیقت

جب سے اتحاد پارٹی قائم ہوئی ہے۔ ہمارے احرار بھائیوں کا ترجمان خصوصی "مجاہد" پے در پے اس پارٹی کے خلاف مقالات شائع کر رہا ہے۔ "مجاہد" کا استدلال یہ نہیں۔ کہ پارٹی کا پروگرام ناقص و غیر مفید ہے۔ یہ نہیں کہ اس میں صوبے کی فوری ضروریات کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔ بلکہ محض یہ ہے۔ کہ "اتحاد پارٹی" اور اس کے ممتاز ارکان گزشتہ بارہ چودہ برس سے جو روش اختیار کئے بیٹھے تھے۔ اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ توقع نہیں رکھی جا سکتی۔ کہ پارٹی اس پروگرام کو پایۂ تکمیل پر پہونچا سکے گی۔

"مجاہد" نے اتحاد پارٹی کے ارکان کے خلاف جو زیادہ تر مسلمان ہیں طرح طرح کے بے بنیاد الزام لگائے۔ طرح طرح کی طعنہ زنی کی اور مسلمان ہی نہیں۔ بلکہ صوبے بھر کی تمام پارٹیوں اور تمام طبقوں کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی۔ کہ اتحاد پارٹی ہر اعتبار سے بری ہے۔ ہر لحاظ سے ناقابل اعتماد ہے۔ غریبوں کی خدمت کی نااہل ہے۔ اس دنیا میں خیر نیکی اور حقیقی اصلاح و خدمت کا اگر کوئی کام سرانجام پا سکتا ہے۔ تو اس کے اہل صرف احرار ہیں۔ اس لئے کہ وہ جھونپڑیوں میں رہتے ہیں۔ فاقوں پر فاقے کاٹتے ہیں۔ اور ان کے بدن لباس سے کلیۃً محروم ہیں۔

"مجاہد" اس حقیقت سے ناواقف نہ تھا۔ کہ احرار کے جو افراد مختلف وقت کے سوا ۱۹۲۱ء سے لے کر ۱۹۳۶ء تک کونسل کے ممبر چلے آتے تھے۔ ان کا دامن اعمال غریبوں مسکینوں اور ضرورت مندوں کی اعانت کے لئے سعی و جد و جہد سے یکسر خالی ہے۔ اتحاد پارٹی تو بہر حال دعوے کر سکتی ہے۔ کہ اس نے دو چار دس مفید قوانین بنوائے اور غریبوں کیلئے اعانت کا بندوبست کیا۔ اگرچہ احرار اسے غریبوں کی اعانت نہ سمجھیں لیکن احرار تو نام کو بھی کوئی ایسی قرارداد پیش نہیں کر سکتے۔ ان حقائق کے باوجود "مجاہد" اتحاد پارٹی کی مخالفت میں سرگرم ہے۔ اور بار بار کہتا ہے۔ کہ اس پارٹی کے تمام ارکان دولتمند ہیں۔ ان سے کبھی توقع نہیں رکھی جا سکتی۔ کہ وہ غریبوں کی امداد کریں گے۔ ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا۔ کہ اگر بفرض محال اتحاد پارٹی کے ارکان زمانہ گزشتہ میں اعتماد کا وہ درجہ حاصل نہ کر سکے۔ جس پر احرار مطمئن ہوں۔ اور اب ان کی رائے درست ہو گئی۔ تو بہر حال اس راستی کا خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ لیکن "مجاہد" کی غیر معلوم یا معلوم مصلحتیں اسے اتحاد پارٹی کی مذمت سے باز نہ رہ سکیں۔

اسی اثناء میں راجا نرندر ناتھ صاحب نے پروگریسو پارٹی کے نام سے ایک نئی پارٹی کا اعلان کر دیا۔ اس کا پروگرام بھی شائع ہو چکا ہے۔ جس کا اقتصادی اور اصلاحی حصہ بڑی حد تک اتحاد پارٹی ہی کے پروگرام سے ماخوذ ہے لیکن "مجاہد" احرار کا ترجمان "مجاہد" مسلمانوں کی دنیوی و اخروی نجات کی اجارہ دار جماعت کا اخبار مجاہد راجہ نرندر ناتھ کی پارٹی کے پروگرام کی بعض شقوں کو پیش کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ

اگر یہ اطلاع بالکل مصدقہ قابل وثوق اور صحیح ہے تو ہمیں اس بات پر بے انتہا مسرت ہو گی۔ کہ صوبے کی ایک رجعت پسند جماعت اپنے سابقہ منافی قومیت و وطنیت خیالات سے تائب ہو کر صراط مستقیم پر گامزن ہو رہی ہے۔ اس پارٹی کا جدید اقدام مستحق مبارکباد ہے۔ ہم دل سے چاہتے ہیں۔ کہ یہ مبارک و مسعود اطلاع (یعنی پروگریسو پارٹی کے پروگرام کی اطلاع) بالکل صحیح اور درست ہو۔

پھر ارشاد ہوتا ہے۔

اگر یہ تمام اطلاعات درست ہیں۔ اور جو پروگرام راجہ صاحب کی ذات گرامی سے منسوب کیا گیا ہے۔ حرف بحرف صحیح ہے۔ تو ہمیں اس پر بیحد مسرت اور بے انتہا خوشی ہے۔

ملاحظہ فرمایا آپ نے؟ یہ ہے ہمارے احرار بھائیوں کا اسلامی نقطۂ نگاہ اور یہ ہے ان کی اسلامیت نوازی اور خدمت مسلمین۔ سر فضل حسین اور سر سکندر حیات مل جائیں۔ اور پارٹی بنائیں۔ تو اس اتحاد پر احرار پیچ و تاب کھاتے ہیں۔ اور اسے ضعف پہونچانے کے لئے ہر مخالفانہ تدبیر کو جائز سمجھتے ہیں۔ سر فضل حسین صوبے کی بہبود کو مد نظر رکھتے ہوئے بہترین اصلاحی پروگرام تیار کریں۔ تو صاحب ممدوح اور ان کے رفقاء پر یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ یہ سب انتخابات کے ہتھکنڈے ہیں۔ یہ سب وزارتیں حاصل کرنے کی چالیں ہیں۔ عام مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس دام فریب سے بچیں۔ اور چودھری افضل حق صاحب یہ فرماتے ہوئے بھی تامل نہیں ہوتے۔ کہ سر فضل حسین نے ہوشیار دوکاندار کی طرح ہر قسم کی متاع اپنی دوکان میں سجا لی ہے۔ یہ سب کچھ ان مسلمانوں کے خلاف کہنا محض جائز ہی نہیں۔ بلکہ واجب و ضروری قرار دے لیا گیا۔ جنہوں نے بہر حال گزشتہ پندرہ سولہ برس مسلمانوں کی اور ملک کی خدمت میں گزارے۔ اور اپنی روش کے مطابق اچھے سے اچھے پیمانہ پر خدمت انجام دی۔ لیکن راجا نرندر ناتھ صاحب اسی قسم کی چیزیں لے کر بازار میں آ گئے۔ تو اس کے لئے احرار کے دیدہ و دل فرش راہ بن رہے ہیں راجہ صاحب کے اس اقدام کو صراط مستقیم پر گامزنی سے تعبیر فرمایا جا رہا ہے۔ ان کے پروگرام کی اطلاع کو "مبارک و مسعود" فرمایا جا رہا ہے۔ انہیں مبارکباد دی جاتی ہے۔ اس پر "بیحد مسرت" اور بے انتہا خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے اور راجہ صاحب کی ذات کو "ذات گرامی" فرمایا جاتا ہے۔

اگر "اتحاد پارٹی" کے ارکان احرار کے نقطۂ نگاہ سے وطن پرست اور قوم پرست نہ تھے۔ تو راجہ نرندر ناتھ صاحب تو بدرجہ اولیٰ وطن پرست اور قوم پرست نہیں ہیں۔ اتحاد پارٹی والوں نے بہر حال پس ماندہ طبقوں کی خدمت کی۔ اور انہیں جس قدر موقعہ مل سکا۔ انہوں نے غریبوں کو فائدہ پہونچانے کے لئے کوششیں کیں۔ راجا صاحب تو اتحاد پارٹی کی ان محدود خدمات کے بھی سرگرم مخالف رہے۔ لیکن احرار کی اسلامیت کا نتوے شائد یہی ہے۔ کہ پرلے درجے کے فرقہ پرست نعاونی اور غریبوں کے مخالف ہندوؤں کی زبان پر اچھا کلمہ آئے تو بڑھ کر اس کا خیر مقدم کریں۔ اور اس کے برعکس مسلمانوں کی کوئی جماعت اور گروہ اچھا پروگرام لے کر میدان میں آئے۔ تو اس کی مخالفت میں ہر قسم کے طعن و تشنیع کے لشکروں کو صف آرا کر دیں۔

سر فضل حسین اگر غریبوں کی اصلاح و امداد کے لئے ایک عمدہ عملی پروگرام لے کر میدان میں آئیں۔ تو ان کو اعتراضات کا ہدف بنانا ضروری ہے۔ ان کے خلاف تہمتیں تراشنا فرض عین ہے۔ لیکن اگر راجہ نرندر ناتھ صاحب غریبوں کی امداد کے لئے چند کلمے فرما دیں۔ تو ان کے خیر مقدم کے لئے بڑی سے بڑی بے تابی کا اظہار شیوۂ احراریت ہے۔

میاں فضل حسین کے ساتھ یہ سمجھکر بھی موافقت نہیں کی جاسکتی۔ کہ ان کے خیالات اس وقت بہر حال احرار کے دعاوی کے مطابق ہیں۔ لیکن راجا نریندر ناتھ کے تازہ افکار کو سابقہ خیالات سے "توبہ" قرار دے کر ان کے خیر مقدم کے لئے انتہائی بے تابی کا اظہار ضروری ہے۔

دُنیا شاید اس اسلامیت پر حیران ہوگی لیکن ہمیں قطعاً حیرت نہیں۔ میاں سر فضل حسین کا سب سے بڑا عیب یہ ہے۔ کہ اگر وہ کامیاب ہو جائیں گے۔ تو احرار کے لئے وزارت کے منصب پر پہونچنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہے گی۔ یا ان لوگوں کو وزارت پر پہنچانے کی کوئی صورت نہیں رہے گی۔ جن کے ایما پر احرار نے یہ شیوہ اختیار کیا ہے۔ لیکن راجا نریندر ناتھ اور ان کی پارٹی کے ساتھ اس قسم کی رقابت کا کوئی امکان نہیں۔ میاں سر فضل حسین کی مخالفت اس لئے ضروری ہے۔ کہ احرار کا دل خوش کن خوابِ مناصب انہی حلقوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ جن سے میاں صاحب کی پارٹی کے زیادہ تر افراد امیدوار بنیں گے۔ اور راجا نریندر ناتھ کی پارٹی براہِ راست احرار کی سرگرمیوں پر اثر انداز نہیں ہوسکتی۔ اس لئے کہ وہ نظر بظاہر ہندو پارٹی ہے۔ اور ہندو پارٹی ہی رہے گی۔ پروگریسو پارٹی کی سب سے بڑی خوبی احرار کے نزدیک یہ ہے۔ کہ راجا نریندر ناتھ اور ان کے رفقا کونسل کے اندر اور کونسل کے باہر میاں سر فضل حسین کی پارٹی کی مخالفت کرینگے۔ اور احرار کو میاں صاحب کے مقابلے میں کسی پارٹی کے خیر مقدم میں بھی تامل نہیں خواہ وہ عملاً اور ترکیباً کتنی ہی مضرت انگیز اور مضرت خیز ہو۔ گویا نہرو رپورٹ کے بعد کی طرح آج بھی احرار کا عمل یہی ہے۔ کہ مسلمانوں کے کلمہ پریشانت و افتراق کے اسباب کو تقویت پہونچائیں۔ ممکن ہے۔ احرار کے نزدیک سب سے بڑی اسلامی اور وطنی خدمت یہی ہو۔ ممکن ہے ان کے جذبہ خدمت عوام کے برسرکار آنے کی صحیح اور موثر شکل یہی ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص سمجھے کہ وزارت کی ہوس ان سے قابل تجربہ کار اور خدمت گزار مسلمانوں کی مخالفت اور نہایت درجہ تنگ نظر اور غریبوں کے مخالف ہندوؤں کی تعریف وستائش کرا رہی ہے۔ تو اس پر کس وجہ سے اعتراض کیا جاسکتا ہے۔ مسٹر جناح مسلمانوں کو ہم آہنگ بنانے کے لئے بڑے

نظارت بیت المال کا نہایت ضروری اعلان

(۱) عہدہ داران جماعت سے اکثر یہ بات نظر انداز ہو جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی اور دوست جماعت میں شامل ہو۔ یا ان کی جماعت سے کم ہو۔ تو فوراً مرکز میں اطلاع کردیں۔ اور بروقت اپنے اپنے بجٹوں میں ترمیم کرالیں یہی وجہ ہے۔ کہ جماعتوں کے بجٹوں اور مرکزی ریکارڈ میں فرق رہ جاتا ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ ذمہ وار متعلقہ عہدہ دار جماعت اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا کریں۔ کہ اگر ایک دوست ان کی جماعت سے تبدیل ہو کر دوسری جماعت میں جاتے۔ یا کوئی نیا آدمی داخل سلسلہ ہو۔ یا کسی وجہ سے آمدنی میں کمی بیشی ہوئی ہو۔ جس کا اثر بجٹ پر پڑتا ہو۔ تو فوراً اس کی کمی بیشی سے مرکز اور متعلقہ جماعت کو اطلاع دے کر اپنے بجٹ میں ترمیم کرا لیا کریں۔ تا جماعت اور مرکز کا ریکارڈ مطابق رہے۔ یہ نہایت ضروری ہے اس کی طرف بے توجہی نہ ہو۔

۲۔ نیز جن جماعتوں نے ابھی تک بجٹ ۳۷-۱۹۳۶ء ارسال نہیں فرمائے۔ وہ جلد سے جلد ارسال کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔

۳۔ مالی سال ۳۶-۱۹۳۵ء اب ختم ہے۔ فہرست بقایا داران جن میں ۳۴ء-۳۵ء تک کے بقائے درج ہو کر آنے ہیں۔ وہ جماعتوں کے پاس پہونچ چکی ہیں۔ جن کے لئے آخری تاریخ مرکز میں پہونچنے کے لئے ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء مقرر ہو چکی ہے۔ اس لئے عہدہ دارانِ جماعت تاریخ مقررہ کے اندر اندر اپنی اپنی فہرستیں صحیح صحیح اندراج کر کے مرکز میں پہونچا دیں۔ تا حسابات مکمل کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور تاریخ مقررہ تک پیش کئے جاسکیں۔

فہرستوں کے مرکز میں پہونچانے کی تاریخ اگرچہ ۱۵ مئی ہے۔ مگر یہ ضروری ہے۔ کہ تمام ان بقایا داروں کے نام اس فہرست میں درج ہو جائیں۔ جن کے ذمہ ۳۰ اپریل تک بقایا رہ جائے۔ اگر ۱۵ مئی سے پہلے پہلے وہ بقائے ادا ہو جائیں۔ تو اس بقائے دار کا نام فہرست سے نہ کاٹا جائے۔ بلکہ اس کے نام کے سامنے یہ نوٹ کر دیا جائے۔ کہ بقایا مئی میں ادا ہو گیا ہے۔

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

احباب سے!

مؤدبانہ پُر زور درخواست ہے۔ کہ اکثر احباب کی خدمت میں اردو ریویو آف ریلیجنز کا رسالہ بابت ماہ مئی ہدیۃً پیش کیا جا رہا ہے۔ براہ مہربانی اسے ملاحظہ فرما کر آئندہ اپنے نام جاری رکھنے کی منظوری عطا فرمائیں۔ قیمت سالانہ تین روپے۔ اس رسالہ کی توسیع اشاعت میں عملی حصہ لینا ہر احمدی کا فرض ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش مبارک کو پورا کرنے کا ثواب حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو توفیق دے۔ نیز اپنے اپنے گھروں میں اخبار مصباح جاری کرائیں۔ جو خواتین جماعت کی علمی و تمدنی بہبودی و ترقی کے لئے ہر پندرھویں روز شائع ہوتا ہے۔ اور اس میں وہ درس القرآن بھی دیا جاتا ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہر ہفتہ خواتین میں دیتے ہیں۔ چندہ سالانہ صرف دو روپے آٹھ آنے۔ (مینیجر و ایڈیٹر اردو رسالہ ریویو و مصباح۔ قادیان)

ایک غلطی کی اصلاح

روزنامہ "الفضل" کی یکم مئی ۱۹۳۶ء کی اشاعت میں "جمعیت علمائے احناف ملتان کا مناظرہ سے کھلا فرار" کے عنوان کے نیچے چند سطور شائع ہوئی ہیں۔ ان میں ایک غلطی رہ گئی ہے۔ "نامہ نگار" نے لکھا ہے۔ جماعت احمدیہ اپنے مناظر مولوی دل محمد صاحب اور ملک محمد عبداللہ

پنجاب میں ٹیکنیکل تعلیم کی روز افزوں اہمیت

میکلیگن انجینئرنگ کالج میں داخلہ

اس میں شبہ نہیں کہ ادبی تعلیم کلچر کے نقطہ نظر سے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن جہاں تک ذریعہ معاش کا تعلق ہے۔ اس کی اہمیت تدریج کم ہو رہی ہے۔ اب تو جملہ مہذب ممالک میں ٹیکنیکل اور پیشہ ورانہ تعلیم پر بیش از بیش زور دیا جاتا ہے۔ اور اگر ہمارے ملک کو اقتصادی اور صنعتی ترقی کی شاہراہ پر کامیابی سے گامزن ہونا ہے۔ تو اسے لازمی طور پر موجودہ دنیا کی مقتضیات کے مطابق اپنے مسلک کو بدلنا پڑے گا۔ پنجاب میں پیشہ ورانہ اور ٹیکنیکل تعلیم پر مناسب توجہ مبذول ہو رہی ہے۔ ان نسبتاً پرانے اداروں کے علاوہ جہاں طلبا طبی۔ قانونی۔ زراعتی ویٹرنری اور دیگر پیشوں کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ خوش قسمتی سے ہمارے یہاں ایک ادارہ ایسا بھی ہے جو گذشتہ پندرہ سال کی مدت میں ٹیکنیکل انجنیری کی تعلیم کے لئے ایک اول درجہ کی درس گاہ بن گیا ہے۔ یہ ادارہ لاہور کا میکلیگن انجنیئرنگ کالج ہے۔ انجنیری کے میکنیکل اور الیکٹریکل شعبہ جات میں یہ کالج اسی قسم کا مفید اور اہم کام کر رہا ہے جو سول انجنیری کے شعبہ میں رڑکی اور رسول کر رہے ہیں۔

تعلیمی نصاب

اس ادارہ میں جو تعلیمی نصاب مقرر ہیں وہ ہر لحاظ سے میکنیکل اور ٹیکنیکل انجنیری کے ہر ضروری شعبہ کی ضروریات پر حاوی ہیں۔ بالفاظ دیگر یہاں اعلیٰ درجہ کے مستند انجنیروں اور سب اوورسیئر عملہ انجنیری سے لے کر ماہر کاریگروں کی تعلیم و تربیت کا انتظام ہے۔ تعلیمی نصاب کو تین مختلف حصوں میں منقسم کر دیا گیا ہے۔ اول درجہ پر کالج کی "اے" کلاس ہے۔ جہاں وہ طلبا زیر تربیت ہیں جنہوں نے انجنیری کو بطور پیشہ اختیار کیا ہے۔ یہاں پر ان نوجوانوں کو علمی اور عملی تعلیم دی جاتی ہے جو میکنیکل یا الیکٹریکل انجنیری کا پیشہ اختیار کرنے کے خواہشمند ہوں۔ اس کالج کی تعلیم ہی ہے۔ جو برطانیہ عظمیٰ کی یونیورسٹیوں کے انجنیئرنگ نصاب میں معین ہے۔ اور ان ضروریات پر حاوی ہے جن کی تکمیل پر کامیاب طالب علم انسٹی ٹیوشن آف میکنیکل انجنیرز اور انسٹی ٹیوشن آف الیکٹریکل انجنیرز کا ایسوسی ایٹ ممبر بن سکتا ہے۔ اس جماعت کے نصاب کی میعاد ۵ سال ہے۔ جن میں تین سال کالج میں صرف کرنے پڑتے ہیں اور باقی دو سال منظور شدہ ورکشاپوں یا منظور شدہ انجنیئرنگ کارخانوں میں۔ اس میعاد کے اختتام پر اگر امیدوار چاہیں تو وہ یا تو کالج کا ڈپلومہ لے سکتے ہیں یا پنجاب یونیورسٹی کی بی ایس سی (انجنیئرنگ) کی ڈگری لینے کے لئے اس کا امتحان دے سکتے ہیں۔ قابل اور موزوں طلبا کی حوصلہ افزائی کے لئے خاص انتظامات خاص وظائف کی صورت میں موجود ہیں۔ پہلا ۳۰ روپیہ ماہوار کا ڈنلاپ سمتھ سکالرشپ ہے۔ جس کی میعاد تین سال ہے اور جو اس طالب علم کو دیا جاتا ہے۔ جو داخلہ کے امتحان میں اول رہا ہو۔ پھر ۵۰ روپیہ ماہوار کا کرکاری سکالرشپ ہے جو اس فرسٹ ایر سٹوڈنٹ کو دیا جاتا ہے جو سیشن کے امتحان میں اول رہے۔ پچاس پچاس روپیہ ماہوار کے وظائف سیکنڈ اور تھرڈ ایر طلبا کے واسطے مقرر ہیں جن کی میعاد بالترتیب ایک اور دو سال ہے

بی کلاس

"بی" کلاس میں جو تربیت دی جاتی ہے۔ اس سے یہ مقصد ہے کہ اوورسیر یا فورمین بننے کے لئے اعلیٰ درجہ کے میکنیک یا الیکٹریشن مہیا کئے جائیں لیکن اس جماعت کے جو طالبعلم اعلیٰ معیار کے مطابق اتریں وہ میکنیکل اور الیکٹریکل انجنیرز لنڈن کے انسٹی ٹیوشنوں کے امتحان دے سکتے ہیں۔ اس طرح وہ پورے طور پر مستند انجنیرز شمار ہوتے ہیں اور اعلیٰ ملازمت کے قابل۔ جو نوجوان واقعی ہونہار ہوں۔ ان کے لئے "بی" کلاس میں اس پیشہ میں انتہائی ترقی کرنے کا موقع مل سکتا ہے اور اس کے باوجود انہیں ان اخراجات کا بار اٹھانا نہیں پڑتا۔ جو "اے" کلاس کی تعلیم کے لئے ناگزیر ہیں۔

بیس بیس روپیہ ماہوار کے دس وظائف ایسے پنجابی طلبا کے لئے مخصوص ہیں۔ جو غریب ہوں۔ مگر داخلہ کے امتحان اور سالانہ امتحانات میں اچھا درجہ حاصل کریں۔ ان انعامات کی تقسیم میں قابلیت اور فرقہ وارانہ اصول دونوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ سردار مہر سنگھ چاولہ نے رفاہِ عام کے خیال سے کمال فیاضی سے دس دس روپیہ ماہوار کے دو وظائف کا انتظام کر دیا ہے۔ جن کی میعاد پانچ سال ہے اور جو دو سکھ طلبا کو دئے جاتے ہیں۔

کاریگر اور ماہر مستری

ان تعلیم یافتہ اشخاص کے لئے جو بیکار ہوں ملازمت کا نیا ذریعہ بہم پہنچانے کی غرض سے تربیت کا ایک نیا نصاب موسومہ "سی" کلاس کھول دیا گیا ہے۔ جس کی میعاد نو ماہ کے دو سیشن ہیں اس نصاب سے نوجوانوں اور لڑکیوں کو ملازمت کا عمدہ موقع مل سکیگا جو کلرکی وغیرہ کی قسم کی ملازمت میں کم گنجائش ہونے کے سبب ماہر کاریگر اور مستری بننے کے خواہشمند ہیں اور اس شعبہ میں بے شبہ نفع اور مواقع موجود ہیں۔ یہ ذکر کرنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ اب بہت ضرورت ایسے آدمیوں کی ہے جو محض مستری نہ ہوں۔ بلکہ جو اپنے کام سے بخوبی واقف ہوں لکھ پڑھ سکتے ہوں۔ اپنا حساب کتاب رکھ سکتے ہوں۔ نمونہ بنا سکتے ہوں اپنا کام خود جاری کر سکتے ہوں۔ اور اس کے متعلق رپورٹیں وغیرہ مرتب کر سکتے ہوں۔ آٹھ آٹھ روپیہ ماہوار کے آٹھ وظیفے اور دس دس روپیہ کے آٹھ وظائف موسومہ "رائے بہادر" لالہ امرناتھ سٹائپنڈز" بالترتیب ہر سال فرسٹ اور سیکنڈ ایر کے ان طلبا کو دئے جائینگے جو ہندو ہوں اور افلاس زدہ ہوں۔ سی کلاس میں تعلیم کے واسطے کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ نہ اس کے لئے کتابوں کی ضرورت ہے۔ جماعت کے کمرہ میں استعمال کرنے کے لئے طلبا کو ڈرائنگ کا سامان اور ضروری آلات مفت مہیا کئے جائیں گے۔

کالج کے دار التجارب اور ورکشاپ

طلبا کی عملی تعلیم کے لئے اس کالج میں لیبورٹریاں اور ورکشاپ ہیں۔ جن میں اعلیٰ درجہ کا ضروری سامان مہیا کیا گیا ہے یہاں آلات اور ساز و سامان میں ہر سال اضافہ کیا جاتا ہے۔ تاکہ عملی تعلیم دینے کی غرض سے اس کالج کو کسی بیرونی ذریعہ کا محتاج رہنا نہ پڑے۔ سال زیر رواں میں ایک جدید قسم کی ہائیڈرولکس (آبپاشی) لیبورٹیری کے ساز و سامان پر ۱۱۵۰۰ روپیہ صرف کیا جا رہا ہے۔ اور تجویز ہے کہ اس قدر رقم اگلے سال صرف کی جائے گی۔ کالج کی ورکشاپ کو بلحاظ حجم دو گنا بنانے کا انتظام ہو رہا ہے اور نئی مشینوں پر ۵۰ ہزار روپیہ صرف کیا جا رہا ہے۔ اب ورکشاپ میں دائرہ کار بڑھ جائے گا۔ کیونکہ موجودہ سامان میں ایک فونڈری ویلڈنگ شاپ۔ شیٹ میٹل ورکشاپ اور برقی مرمت کے آلات کا اضافہ ہونے والا ہے۔

ملازمت کے عمدہ مواقع

اس قسم کے انسٹی ٹیوشن کی کامیابی کا اندازہ اس امر سے لگانا چاہیئے۔ کہ اس کے طلب فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے اپنے شعبہ میں کس قدر کامیاب ہوئے ہیں جہاں تک اس معیار کا تعلق ہے۔ شدید مالی کساد بازاری اور اس کے ساتھ ذرائع ملازمت کے محدود ہو جانے کے باوجود میکلیگن انجنیئرنگ کالج خوش قسمت واقع ہوا ہے۔ "اے" اور "بی" جماعت کے جن طلبا نے گذشتہ اکتوبر میں امتحان پاس کئے ان میں نصف سے زیادہ کو محکمہ ہائیڈرو الیکٹرک نارتھ ویسٹرن ریلوے اور میونسپل کمیٹیوں میں ملازمت مل گئی ہے۔ اور باقی طلبا غیر سرکاری ملازمت میں منسلک ہو گئے ہیں۔ اور یہ ایک ایسا ریکارڈ ہے جس پر یہ کالج موجودہ کساد بازاری کے زمانہ میں بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔

نئے داخلے

اس نئی انسٹی ٹیوشن کی مسلمہ مفید حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ معلوم کرنا عوام کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔ کہ نئے داخلوں کے لئے امتحانات مقابلہ "اے" کلاس کے لئے ۲۸۔ ۲۹ اور ۳۰ مئی کو "بی" کلاس کے لئے ۲۸ اور ۲۹ مئی کو ہونگے "سی" کلاس کے متعلق سیلیکشن کمیٹی کا اجلاس مئی کے خاتمہ پر یا جون کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ ہر سہ کلاسوں کے لئے درخواستیں پیش کرنے کی آخری تاریخ ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء ہے مزید معلومات پرنسپل

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شوشنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ رحمان ولد کریم بخش ذات گوجر ساکن موضع جوگیوال تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۴-۵-۳۶ تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور اور دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں مورخہ ۲۰-۴-۳۶

دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شوشنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جیورو ولد حاکو ذات گوجر ساکن موضع رامپور بلڑوں تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۲-۵-۳۶ تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۲۰-۴-۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شوشنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جھنڈو ولد بھمبو خان ذات راجپوت ساکن موضع خوردان تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۵-۵-۳۶ تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۱۹-۴-۳۶

دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شوشنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ منشی خان ولد حاکم خان ذات راجپوت ساکن موضع کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۳-۵-۳۶ تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۱۸-۴-۳۶

دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شوشنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ عمر علی ولد مہدی خان ذات راجپوت ساکن موضع کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۳-۵-۳۶ تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۲۰-۴-۳۶ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شوشنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ کرم بخش ولد گلاب شاہ ذات فقیر ساکن موضع مہدی پور گوجراں تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۴-۵-۳۶ تاریخ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۱۸-۴-۳۶

دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شوشنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ شیر محمد ولد [illegible] ذات جٹ مسلمان ساکن موضع لوہ گڑھ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۴-۵-۳۶ تاریخ بمقام بلاچور برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۲۰-۴-۳۶

دستخط (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

روما ۲ مئی۔ شمالی محاذ سے جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اطالوی دستہ نے دیبر ابراہیم پر قبضہ کر لیا ہے۔ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۴ اپریل سے جرنیل گریزیانی نے جنوبی محاذ سے جنگ کا آغاز کیا ہوا ہے۔ اس وقت سے اب تک دو ہزار اطالوی افسر اور سپاہی ہلاک اور مجروح ہو چکے ہیں حبشیوں کا نقصان بہت ہوا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس معرکے میں پانچ ہزار حبشی ہلاک ہوئے۔

لاہور ۲ مئی۔ پنجاب کانگرس ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخابات کے لئے ہر علاقہ سے کانگرسی امیدوار کھڑا کیا جائے۔ اور اس مہم کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ جمع کیا جائے۔

لنڈن ۲ مئی۔ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار متعینہ وائنا اطلاع دیتا ہے کہ حکومت آسٹریا نے اس خبر کی تردید کر دی ہے کہ آسٹری فوجوں نے جرمن سرحد پر چڑھائی کر دی ہے۔ حکومت کا بیان ہے کہ فوجوں کی نقل و حرکت محض موسمی تبدیلی کی وجہ سے عمل میں آئی ہے البتہ رائن لینڈ پر جرمنی کے قبضہ کو ایک غیر خاتمہ واقعہ قرار دیتے ہوئے سرحدی استحکامات ضروری سمجھے گئے ہیں۔ اس لئے سرحد پر فوجوں کا تعین کوئی غیر معمولی بات نہیں۔

وی آنا ۲ مئی۔ ڈاکٹر شنگ نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ۱۹۱۵ء میں جو اشخاص پیدا ہوئے تھے انہیں فوج میں بھرتی ہونا ہوگا۔ اکتوبر تک ۱۵ ہزار اشخاص ملک کی خدمت کے لئے تیار ہو جائیں گے۔

کیپ ٹاؤن ۲ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ پہلے پانچ سال میں ایک کروڑ پونڈ مخصوص کر دے گی جس سے دیسی باشندوں کے لئے زمین خریدی جائے گی۔ اس کے بعد جتنی رقم کی ضرورت محسوس ہوئی اتنی منظور کی جائے گی۔

رنگون ۳ مئی۔ لارڈ کوچرن گورنر منتخب برما ۸ مئی کو میامو پہنچیں گے۔

راولپنڈی ۳ مئی۔ کابل سے جو آخری اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰحضرت محمد ظاہر شاہ تاجدار افغانستان نے دلکشا محل میں ایک دربار منعقد کر کے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت کے ہر ایک اعلیٰ و ادنیٰ ملازم کی تنخواہ میں اضافہ کر دیا جائے۔ اس دربار میں اعلیٰ حکام کے علاوہ غیر سرکاری معززین نے بھی شرکت کی۔ اعلیٰحضرت نے تقریر کے دوران میں اپنے وزیر اور ملک نمائندوں کی خدمات کا اعتراف کیا۔ جو انہوں نے اپنے وطن کی فلاح و بہبود کی خاطر کی ہیں۔ یہ بھی اعلان کیا گیا کہ افغانستان میں پہلی دفعہ ۲ کروڑ اور ۹۰ لاکھ افغانی روپیہ کے کرنسی نوٹ جاری کئے گئے ہیں۔ اور عوام نے ان کا خیر مقدم کیا ہے۔

پٹنہ ۳ مئی۔ پچھلے دنوں اطلاع موصول ہوئی تھی۔ کہ کاجرہ اور کیول سٹیشنوں کے درمیان گاڑی کو گرانے کی کوشش کی گئی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ مادھوپور اور کارمز ریلوے سٹیشنوں کے درمیان بھی اس قسم کی شرارت کی گئی ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس تحقیقات کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔

لنڈن ۳ مئی۔ حکومت اطالیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جھیل ٹانا پر جزیرہ نما گورگورا کے نزدیک طیاروں کے لئے مستقر بنایا جا رہا ہے اطالوی انجنیئروں نے اس سلسلہ میں کام شروع کر دیا ہے۔ یہ مستقر جملہ ساز و سامان سے آراستہ ہوگا

کراچی ۳ مئی۔ گورنر صوبہ سندھ ۹ مئی کو سشن کورٹ بار کونسل کا معائنہ فرمائیں گے

پشاور ۳ مئی۔ خان بہادر عبد الرحیم خان بار ایٹ لا صدر لیجسلیٹو کونسل دہلی سے واپس آتے ہی بیمار ہو گئے ہیں۔ اور مقامی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

عدیس آبابا ۳ مئی۔ ریوٹر کے نمائندہ کا بیان ہے کہ شہنشاہ کو ملکہ نے حبشہ چھوڑ دینے پر مجبور کیا۔ اور شہنشاہ محل کو عوام کے سپرد کر کے روانہ ہو گئے۔ تا کہ عوام محل کی تمام اشیاء پر قبضہ کر لیں اور دشمن فائدہ نہ اٹھا سکے۔ شاہی ٹرین جبوتی پہنچ گئی ہے۔

جبوتی ۳ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شہنشاہ حبشہ جو اپنے خاندان کے تمام افراد سمیت آج یہاں پہنچیں گے۔ ایک برطانوی آبدوز کشتی میں سوار ہو جائیں گے۔ آپ کا منزل مقصود کا ابھی تک کسی کو علم نہیں۔

لنڈن ۳ مئی۔ محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانوی تباہ کن آبدوز کشتی جبوتی پہنچ چکی ہے۔ اور اگر شہنشاہ حبشہ کو اپنے ملک کو خیرباد کہنا پڑا۔ تو وہ اسی کشتی میں روانہ ہو جائیں گے۔

واشنگٹن ۳ مئی۔ حکومت جمہوریہ امریکہ کو امریکن وزیر متعینہ عدیس آبابا کی طرف سے بذریعہ لاسلکی پیغام موصول ہوا ہے کہ شہر کو آگ لگا دی گئی ہے۔ آخری پیغام مظہر ہے کہ شہر میں آگ پھیل رہی ہے۔ اور محلے کے محلے تباہ ہو چکے ہیں۔ ہزارہا لوگ جانیں بچا کر اور شہر چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔

لنڈن ۳ مئی۔ عدیس آبابا سے جو مزید اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جونہی شہنشاہ کی روانگی کی خبر مشہور ہوئی منتشر فوجیوں اور شہر کے مفسدہ پرداز لوگوں نے محل پر یورش کر دی۔ اور بلا امتیاز ہر ایک کو لوٹنا شروع کر دیا۔ یہ قیامت دن بھر برپا رہی لیکن غیر ملکی لوگوں کی ایک زبردست اکثریت شام تک سفارتخانوں میں پہنچ کر پناہ گزین ہو چکی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ غیر ملکیوں میں سے کوئی ہلاک نہیں ہوا۔ حکومت کے ارباب حل و عقد شاہی کاغذات اور دیگر دستاویزیں لے کر بذریعہ موٹر عدیس آبابا سے گوری کی طرف روانہ ہو گئے ہیں

روما ۳ مئی۔ حکومت اطالیہ نے حکومت ترکی کو انقرہ میں ایک نوٹ ارسال کیا ہے۔ جس میں ترکی کے اس مطالبہ پر کہ دردانیال میں ترکی کو قلعہ بندی کا حق دیا جائے۔ غور و خوض کرنے کے لئے اجلاس میں شرکت پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی اعلان کر دیا ہے کہ اطالیہ کیلئے ہر طرز عمل اختیار کرنے کا حق محفوظ ہوگا۔

روما ۳ مئی۔ جرنیل بڈوگلیو کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ اطالوی فوج بدستور بدیل آبابا کی طرف بڑھ رہی ہے۔ حبشی جنوب کی جانب بھاگ رہے ہیں۔ اطالویوں نے ہر اس مقام پر استحکامات شروع کر دئیے ہیں۔ جہاں سے بآسانی آگے بڑھا جا سکتا ہے۔ اطالوی فوج نے بالائی اوگاڈن میں حبشی سرداروں کو معاوضہ دے کر اپنے ساتھ ملانا شروع کر دیا ہے

لنڈن ۳ مئی۔ یہ معلوم نہیں ہوا کہ عدیس آبابا سے شہنشاہ کے وزراء میں سے بھی کوئی چلا گیا ہے یا نہیں۔ اس افواہ میں بھی کوئی صداقت نہیں۔ کہ جمعیت اقوام نے شہنشاہ کو آئندہ اجلاس میں مدعو کیا ہے اور نہ اس خبر میں کوئی حقیقت ہے کہ شہنشاہ برطانیہ آ رہا ہے۔ عدیس آبابا میں فوجی کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں تازہ صورت حالات پر غور کیا جائے گا۔

قاہرہ ۳ مئی۔ مصری پارلیمنٹ کے ایوان کا انتخاب سارے ملک میں امن و سکون سے ہو رہا ہے۔ چونکہ وفد پارٹی کی اکثریت ایک فیصلہ شدہ امر ہے۔ اس لئے کوئی خاص جوش و خروش نہیں دکھایا جا رہا۔

لنڈن ۳ مئی۔ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار متعینہ بلگریڈ رقمطراز ہے کہ ریاست ہائے بلقان کی اس کانفرنس کو جو دوشنبہ کو منعقد ہوگی کافی اہمیت دی جا رہی ہے۔ یونان۔ اطالیہ برطانیہ۔ فرانس کے ساتھ لڑائی یا یوگوسلاویہ کو اطالیہ کے حملہ سے بچانے کا ذمہ نہیں لینا چاہتا یوگوسلاویہ کی ساری امیدیں فرانس اور برطانیہ کے باہمی سمجھوتے پر منحصر ہیں۔ اس کے علاوہ حکومتیں جرمنی کی سرگرمیوں سے بھی خوفزدہ ہو رہی ہیں۔ اگر برطانیہ اور فرانس کے باہمی سمجھوتہ سے اس کی امیدیں پوری نہ ہوئیں۔ تو یوگوسلاویہ کو مجبوراً جرمنی کی حمایت حاصل کرنی پڑے گی

لکھنؤ ۳ مئی۔ آج لکھنؤ کے ایک نہایت بارونق حصہ میں ایک تاڑی کی دوکان پر بم پھٹ جانے سے ۲۰ آدمی مجروح ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گذشتہ شب تاڑی کی دکان پر تاڑی پینے والے تین چار سو آدمیوں میں جھگڑا ہو گیا اور ہجوم پر بم پھینک دیا گیا جو نہایت زور سے پھٹا۔ پولیس مصروف تفتیش ہے

برلن ۳ مئی۔ دنیا بھر میں "یوم مئی" منایا گیا۔ مگر اس مرتبہ خاص طور پر قابل ملاحظہ حوادثات کا قریباً فقدان تھا۔ ماسکو میں اس تقریب پر دنیا بھر میں سب سے زیادہ عظیم الشان مظاہرہ ہوا۔ تین ہزار افواج اور ڈیڑھ لاکھ شہریوں نے سٹالن کی سلامی اتاری۔ اسی طرح

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور دفتر رسالہ قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی